Digitized by Khilafat Library Rabwah

138

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ـ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۰ صفر ۱۳۹۵ھ ⁂ ۲۲ تبلیغ ۱۳۵۴ہش ⁂ ۲۲ فروری ۱۹۷۵ء	نمبر ۴۳

پیشگوئی مصلح موعود اسلام کی حقانیت اور رسولِ اکرمؐ کی صداقت کا ایک مہتم بالشان نشان ہے

حضرت المصلح الموعودؓ نے زندگی کا ہر سانس دینِ محمدؐ کیلئے لیا اور ہمہ گیر و عدیم النظیر جدوجہد بروئے کار لا کر دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی راہ کمال خوش اسلوبی سے ہموار کر دکھائی

دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ دُنیا عظمتِ قرآن کا اعتراف کئے بغیر نہ رہی

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے جلسہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر علماءِ سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ —— ۲۰ فروری ۱۹۷۵ء کو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام منعقدہ جلسہ میں علماءِ سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر اور سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والاصفات میں اِس کے بہ تمام و کمال پورا ہونے کو واضح کر کے نہایت ایمان افروز پیرایہ میں یہ امر ذہن نشین کرایا کہ یہ پیشگوئی اور اس کا پورا ہونا اسلام کی حقانیت اور افضل الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک مہتم بالشان نشان ہے جو خاص اِس زمانہ میں ظاہر ہو کر اسلام کو چار دانگِ عالم میں پھیلانے اور اقوامِ عالم کو اس کا گرویدہ بنانے کا موجب ثابت ہو رہا ہے۔

انہوں نے اپنی تقاریر میں واضح فرمایا کہ اس پیشگوئی کے مصداق سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری زندگی اور اس کا ایک ایک لمحہ اِس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ صداقتِ اسلام اور صداقت بانیٔ اسلام نیز عالمگیر بنیادوں پر اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانامؐ کے جس عظیم مقصد کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ پیشگوئی کرائی تھی وہ بہ تمام و کمال آپ کے ذریعہ پوری ہوئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دُنیا بھر میں اس کی تکمیل کے اعتراف کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی راہ اِس خوبی سے ہموار ہوئی ہے کہ مشرق و مغرب میں اسلام کی پیشقدمی پوری ظفر مندی کے ساتھ جاری ہے حتیٰ کہ اپنے اور پرائے سب اپنی آنکھوں سے اِس کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر فرمودہ تفسیرِ قرآن، علوم و معارفِ قرآنی سے پُر خطبات و تقاریر اور گراں مایہ تصانیف نیز عالمی زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم کی اشاعت کے ذریعہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اِس شان سے ظاہر ہوا ہے کہ اقوامِ عالم کے دانشوروں کو عظمتِ قرآن کا برملا اعتراف کرنا پڑا ہے اور انسانی مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں قرآنی تعلیم سے استفادہ کی راہیں کھل گئی ہیں۔

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام یہ جلسہ ۲۰ فروری کو صبح نو بجے مسجد مبارک میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا جس میں اہلِ ربوہ ذوق و شوق کے عالم میں کثرت سے شریک ہوئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم منصور احمد صاحب مبشر متعلم جامعہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق

سب سے پہلے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اِس پیشگوئی کے پس منظر پر روشنی ڈال کر واضح کیا کہ قادیان کے بعض ہندوؤں اور آریوں کی طرف سے اسلام کے حق میں نشان نمائی کے مطالبہ اور درخواست پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نو سال کے اندر اندر ایک اولو العزم فرزند کے پیدا ہونے کی بشارت دی جس میں (باقی ص۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۲ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر میں درد اور گلے میں تکلیف کی وجہ سے تاحال ناساز ہے نیز آپ مطلع فرماتی ہیں کہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب صاحب موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۲ تبلیغ۔ کراچی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ عزیز محمود احمد سلمہٗ ابن محترم مرزا مجیب احمد صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ الٹیاں ابھی بند نہیں ہوئیں۔ احباب عزیز موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۲ تبلیغ۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کو پہلے بھی کئی بار دل کی تکلیف ہو چکی ہے۔ اب پھر ہفتہ عشرہ سے آپ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۲۱ تبلیغ (بروز جمعۃ المبارک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے سورۃ الواقعہ کی آیات ۲۷ تا ۳۴ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے درختوں اور جنگلات کے فوائد اور منافع پر روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ ملکوں کی خوشحالی میں درخت بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں درخت لگانے، انہیں پالنے اور ان کی نگہداشت کرنے اور انہیں بلاوجہ ہرگز نہ کاٹنے سے متعلق تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ حضور نے موجودہ ایّام میں جبکہ ملک بھر میں شجر کاری کا ہفتہ منایا جا رہا ہے جملہ احبابِ جماعت کو بالعموم اور اہلِ ربوہ کو بالخصوص ملکی خوشحالی کے پیشِ نظر زیادہ سے زیادہ تعداد میں درخت لگانے اور پھر ان کی نگہداشت کا انتظام کرنے کی تلقین فرمائی اور اِس بارہ میں بہت تفصیلی ہدایات سے نوازا۔

اِسی ضمن میں حضور نے یہ واضح کرتے ہوئے کہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے فائدے اور خدمت کے لئے پیدا کی ہیں گھوڑوں سے پیار کرنے اور ان میں جو برکت رکھی گئی ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی بھی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا درخت ہوں یا گھوڑے ان سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہمیں تو اپنے رب سے پیار ہے اور اس کا حکم ہے کہ ان چیزوں سے بھی پیار کرو اِس لئے ہم ان سے بھی پیار کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت تک میری اُمت کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں برکت رکھ دی گئی ہے اِس لئے اُس پیار کی وجہ سے جو ہمیں اپنے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے ہم گھوڑوں کو بھی عزیز رکھتے ہیں اور اُس برکت کو حاصل کرنا (باقی ص۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ⁂ پرنٹر: سید عبدالحی ⁂ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⁂ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۲ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا ایک اٹل قانون

اللہ تعالیٰ کا کسی قوم کو اشاعت و غلبۂ حق کے لئے چُننا اور منتخب کر لینا اُس قوم کے حق میں ایک بہت بڑا انعام ہوتا ہے۔ کیونکہ جس قوم کو وہ اِس غرض کے پیشِ نظر چُنتا ہے اُسے وہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا اور محیر العقول کامیابی عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ (المؤمن آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اِس دنیا میں ضرور مدد کریں گے اور اُس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

لیکن تائید و نصرت اور انعاماتِ الٰہیہ کا یہ سلسلہ اُس وقت تک ہی جاری رہتا ہے جب تک کہ اُس قوم کے افراد اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد پر قائم رہتے ہوئے اشاعت و غلبۂ حق کا فریضہ ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ برخلاف اِس کے اگر وہ اپنے عہد سے پھر جائیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنی ترک کر دیں تو پھر خدا تعالیٰ بھی انہیں اپنی تائید و نصرت سے محروم کر کے وہ نعمت ان سے واپس لے لیتا ہے جس سے اس نے انہیں سرفراز کیا تھا۔ اگر دیکھا جائے تو فی الاصل وہ خود اپنے عہد سے پھر کر اپنے آپ کو اُس نعمت سے محروم کر لیتے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کا یہ ایک اٹل قانون ہے کہ وہ جب کسی قوم کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو از خود وہ نعمت کبھی واپس نہیں لیتا تاوقتیکہ وہ قوم خود اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد سے نہ پھر جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے عہد سے پھر جانے والی ایک قوم پہ آنے والی تباہی کے ضمن میں اپنے اِس اٹل اور غیر مبدل قانون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (الانفال آیت ۵۴)

ترجمہ:۔ ایسا اِسلئے ہوا کہ اللہ جب کبھی کسی قوم پر کوئی نعمت نازل کرتا ہے تو اُس نعمت کو بدلتا نہیں جب تک کہ وہ قوم اپنے دِل کی حالت کو نہ بدل دے۔

اِس کی واضح مثال ہمیں بنی اسرائیل کے حالات میں ملتی ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے جب اپنے لئے چُنا اور انہیں اپنی نعمتِ خاص سے نوازا تو انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ (البقرہ آیت ۴۱)

ترجمہ:۔ اے بنی اسرائیل میری اُس نعمت کو یاد کرو جو میں تم کو عطا کر چکا ہوں۔ تم اُس عہد کو جو تم نے مجھ سے کر رکھا ہے پُورا کرو اور میں اُس عہد کو جو میں نے تم سے کیا ہے پورا کروں گا اور مجھ سے اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔

لیکن ہوا یہ کہ بنی اسرائیل اپنے عہد سے پھر گئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا تھا ان پر عمل کرنا انہوں نے ترک کر دیا اور جن باتوں کے کرنے سے منع کیا تھا کمال بے حیائی سے انہیں کرنے لگے۔ چنانچہ جب انہوں نے اپنے دل کی حالت کو بدل دیا تو پھر وہی قوم جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے چُنا تھا اور ایک زمانہ میں انہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی تھی خدا تعالیٰ کی نگاہ سے ایسی گری کہ اُس نے اپنی تمام نعمتیں اِن سے واپس لے لیں اور ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کے نقضِ عہد اور اس کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ (المائدہ آیات ۱۳، ۱۴)

ترجمہ:۔ اور ہم نے یقیناً بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا۔ اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار کھڑے کئے تھے اور ان سے کہا تھا کہ اگر تم نماز کو سنوار کر پڑھو گے اور زکوٰۃ دو گے اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی ہر طرح مدد کرو گے اور اس کو (یعنی اللہ کو) اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دو گے تو میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں اور میں ضرور تم سے تمہاری بدیاں مٹا دوں گا۔ اور میں یقیناً تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے اندر نہریں بہتی ہوں گی۔ مگر جو شخص تم میں سے اس کے بعد بھی انکار سے کام لے تو (وہ سمجھ لے کہ) وہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا ہے۔ اور اُن کے (یعنی بنی اسرائیل کے) اپنا پختہ عہد توڑ دینے کے سبب سے ہم نے اُن پر لعنت کی تھی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئے کا خالق و مالک، مدبّر الامر اور قادرِ مطلق ہے وہ خریدا نہیں جا سکتا۔ کوئی قوم بھی وقتی طور پر اطاعت بجا لا کر ہمیشہ ہمیش کیلئے انعامات کی وارث نہیں بن سکتی۔ کوئی بھی قوم ہو وہ صرف اُس وقت تک ہی اُس کے انعامات کی مورد رہتی ہے جب تک کہ وہ اطاعت بجا لانے کے عہد پر قائم رہتی ہے۔ جب وہ اطاعت سے روگردان ہو جاتی ہے تو پھر وہ بھی انہیں اپنے انعامات سے محروم کر دیتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ (جس کے لئے تا قیامت قائم رہنا مقدر ہے) کے افراد کو خیر امت کے لقب سے سرفراز کرنے کے باوجود خبردار فرمایا ہے:۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ (محمد آیت ۳۹)

ترجمہ:۔ سُنو! تم وہ لوگ ہو جن کو اِس لئے بُلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں خرچ کرو۔ اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے ورنہ اللہ بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح سُستی کرنے والے نہیں ہوں گے۔

الغرض جس کسی کو بھی حق کو قبول کرنے اور احکامِ الٰہی پر عمل پیرا ہو کر انعاماتِ الٰہیہ کا مورد بننے کی توفیق ملتی ہے خدا کے فضل کے نتیجہ میں ہی ملتی ہے۔ ان انعامات کا مورد بنے رہنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اطاعت بجا لانے اور دین کو دنیا پہ مقدم رکھنے کے عہد سے کبھی اور کسی حال میں بھی نہ پھرے۔ بصورت دیگر اس کا قبولِ حق کے باوجود انعاماتِ الٰہیہ سے محروم و بے نصیب ہونا یقینی ہو جاتا ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون ہے کہ وہ کسی قوم کے عہد سے پھر جانے کی صورت میں اسے انعامات سے محروم کر دیتا ہے۔ جب تک کوئی قوم عہد سے نہیں پھرتی وہ اُس سے اپنی عطا کردہ نعمت کو واپس نہیں لیتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسرِ صلیب

مکرم نسیم مہدی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے بیاسی ویں جلسہ سالانہ کے شبینہ اجلاس منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۳ء (بعد نماز مغرب و عشاء) میں مکرم نسیم مہدی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے "کسرِ صلیب" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اس امر پر متفق ہیں کہ اس زمانہ میں جو آخری زمانہ کہلاتا ہے اسلام کو ایک عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا چنانچہ قرآن کریم کی آیت

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصف)

میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اور آئمہ سلف صالحین، مفسرین قرآن مبین شیعہ اور سنی سبھی نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس آیت میں دین حق یعنی اسلام کے دوسرے تمام ادیان پر جس غلبہ کا ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ اس وقت ہوگا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کی بشارات کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا۔ حضرت امام ابن جریر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

"دین اسلام کا غلبہ باقی تمام ادیان پر عیسے ابن مریم کے نزول کے وقت ہوگا۔"

(تفسیر ابن جریر پارہ ۲۸ صفحہ ۱۵۲ ترجمہ از عربی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسیح موعود" کے ظہور کے زمانہ کی ایک عظیم الشان علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس وقت اسلام کی حالت حد درجہ نازک ہو جائے گی اور دوسرے مذاہب اس کے مٹانے کے لئے چاروں طرف سے اس پر حملہ آور ہوں گے چنانچہ فرمایا

بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَّ
سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ۔

کہ اسلام جیسے ابتدائی حالت میں غریب یعنی بے یار و مددگار مسافر کی طرح تھا اسی طرح وہ عزت و اقبال اور طاقت و اقتدار کے حاصل کرنے کے بعد پھر اس غریب کی مانند ہو جائیگا جس کا کوئی یار و مددگار نہ ہو اور اس کے دشمن اپنے تمام لاؤ لشکر سمیت اس کے مٹانے کے لئے حملہ آور ہونگے اور اسے چند روز کا مہمان خیال کیا جانے لگے گا لیکن دشمن اپنے ناپاک عزائم اور ارادوں اور منصوبوں مکروں اور اپنی تدبیروں میں جو وہ اس کے مٹانے کے لئے کرے گا خائب و خاسر رہے گا۔ کیونکہ اس وقت اسلام کی مدافعت کرنے والا مسیح موعود بروز محمد صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّتِيْ اَنَا فِيْ
اَوَّلِهَا وَالْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ
فِيْ آخِرِهَا۔"

کہ میری امت ہلاک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کے اول میں میں ہوں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہوگا۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ
حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ
الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ
الْخِنْزِيْرَ" (مسلم)

یعنی خدا کی قسم تم میں ابن مریم ضرور ضرور نازل ہوگا اور وہ تمہارے اختلافات میں سچا سچا فیصلہ کرے گا اور ضرور صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

احادیث میں بوضاحت تمام بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور صلیبی مذہب کے غلبہ کے وقت ہوگا اسی لئے اس کا ایک عظیم الشان کام "لیکسرن الصلیب" بتایا گیا ہے کہ وہ صلیبی مذہب کا مقابلہ کرے گا۔ سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ کسر صلیب میں کیا مراد ہے؟ سو ہر عقلمند سوچ سکتا ہے کہ کسر صلیب سے یہ تو ہرگز مراد نہیں ہو سکتا کہ مسیح موعود ظاہری لکڑی کی صلیب توڑتا پھرے گا اور گویا اس کی بعثت ہی اس غرض سے ہوگی کہ ساری عمر صلیب کی لکڑی توڑتا پھرے کیونکہ اول تو یہ ایک مرسل یزدانی کی شان سے بعید ہے کہ وہ محض ایک لکڑی کو توڑنے کے لئے مبعوث کیا جائے دوسرے ایسا فعل کوئی حقیقی فائدہ بھی نہیں دے سکتا، کیا صلیب کی لکڑی کے ٹوٹ جانے سے مسیح پرستی مٹ سکتی ہے؟ یا اس سے ساری دنیا کی لکڑی ختم ہو جائیگی اور مسیحی لوگ آئندہ صلیب نہیں بنا سکیں گے؟ ——— یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ جب تک مسیحیت کے باطل خیالات کا زور موجود ہے صلیب قائم ہے اور محض اس کی لکڑی کو توڑ کر خوش ہونا ایک طفلانہ فعل ہے جو سوائے اس کے کہ شماتت اعداء کا موجب ہو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ صلیب صرف اسی صورت میں ٹوٹ سکتی ہے کہ مسیحی لوگوں کے دلوں کو فتح کر کے صلیبی مذہب کا زور توڑ دیا جائے اور براہین قویہ سے اس کا بطلان ثابت کر دیا جائے اس صورت میں یقیناً صلیب کی ظاہری لکڑی ٹوٹ جائیگی کیونکہ جب دنیا صلیبی عقائد سے بیزار ہوگئی تو لازماً یہ ظاہری صلیبیں بھی خود بخود توڑ کر پھینک دی جائیں گی۔

چنانچہ "عمدۃ القاری فی شرح البخاری" میں صاحب کتاب لکھتے ہیں:۔

"مجھے کسرِ صلیب کے معنے الہاماً بتائے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ مسیح موعود آکر نصاریٰ کے اس کذب کا خوب اظہار کرے گا جو وہ کہتے ہیں کہ یہود نے حضرت مسیحؑ کو صلیب پر مار دیا تھا۔ اللہ تعالے نے اپنی کتاب میں بھی اُن کے کذب اور جھوٹ کی خبر دی ہے"

(عمدۃ القاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴ مطبوعہ مصر)

گذشتہ صدی میں عیسائی اقوام کے دنیا پر تسلط اور تفوق اور غلبہ و اقتدار نے یورپ کے متعصب پادریوں میں اسلام کے خلاف ایک بے پناہ جوش پیدا کر دیا تھا اور کیا یورپ اور کیا امریکہ ہر ملک کے پادریوں نے اپنی اپنی تنظیم کے ماتحت فرزندان اسلام کو عیسائیت کے حلقہ بگوش بنانے اور فرزندان توحید کو تثلیث کا پرستار بنانے کے لئے جگہ جگہ تبلیغی مشن قائم کر دئے تھے اپنی کامیابی اور مسلمانوں کی زبوں حالی کو دیکھ کر عیسائیوں کے حوصلے اس قدر بلند ہو چکے تھے کہ وہ یقین کرنے لگے تھے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اسلامی دنیا عیسائیت کی آغوش میں پناہ لے گی اور اسلام کا نام دنیا سے مٹ جائے گا۔ اس کا اندازہ امریکہ کے ایک مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیروز کے ان لیکچروں سے لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے گذشتہ صدی عیسوی کے نصف آخر میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں دیئے۔ انہوں نے "عیسائیت کے عالمی اثرات" کے زیر عنوان اپنے ایک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات پر بڑے فخریہ انداز میں اعلان کیا:۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنیوالے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا۔

اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ

"ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔"

(بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

۱۸۸۸ء میں پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر چارلس ایچی سن نے ایک تقریر میں کہا۔

"جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔"

(دی مشنز ہانی اُو کلاک مطبوعہ لندن صفحہ ۲۳۱)

عیسائیت کی اس قدر ترقی اور غلبہ دیکھ کر اور مسلم علماء و ائمہ مساجد اور عوام کے ارتداد اور نئے تعلیم یافتہ مسلمانوں کے الحاد و بے دینی کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملاحظہ کر رہے کہ درد مندان اسلام کے دل بیٹھے جا رہے تھے اور انہیں اس طوفان ضلالت سے کشتی اسلام کی نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی اس وقت اسلام کا ایک حقیقی خیر خواہ انسان بھی تھا جو غیر معروف اور دنیا سے الگ تھلگ تھا اور اپنے خدا کا ہو چکا تھا — ہاں ایک سینہ تھا جو اسلام کے لئے بریاں ہوا — ایک دل تھا جو مسلمانوں کے لئے بے قرار ہوا۔ ایک جان تھی جو پگھل گئی — ایک روح تھی جو تڑپ اٹھی اور اس کی یہ پکار آستانہ الوہیت تک جا پہنچی ؎

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
فضل کے ہاتھوں سے اب اِس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

حضرات!

پھر وہ مرد میدان پوری شان و شوکت سے مذاہب کے اس اکھاڑے میں اترا اور اس نے آتے ہی یہ اعلان کیا:

"خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو شرف مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف فرما کر اس صدی چہاردہم کا مجدد قرار دیا ہے اور ہر ایک مجدد کا بلحاظ حالت موجودہ زمانہ کے ایک خاص کام ہوتا ہے جس کے لئے وہ مامور کیا جاتا ہے سو اسی سنت اللہ کے موافق یہ عاجز صلیبی شوکت کے توڑنے کے لئے مامور ہے یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس خدمت پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو کچھ عیسائی پادریوں نے کفارہ اور تثلیث کے باطل مسائل کو دنیا میں پھیلایا ہے اور خدائے واحد لاشریک کی کسر شان کی ہے۔ یہ تمام فتنہ سچے دلائل اور روشن براہین اور پاک نشانوں کے ذریعہ سے فرو کیا جائے اس بات کی کسی کو خبر نہیں کہ دنیا میں اس زمانہ میں ایک ہی فتنہ ہے جو کمال کو پہنچ گیا ہے اور الٰہی تعلیم کا سخت مخالف ہے یعنی کفارہ اور تثلیث کی تعلیم جس کو صلیبی فتنہ کے نام سے موسوم کرنا چاہیئے کیونکہ کفارہ اور تثلیث کے تمام اعتراض صلیب کے ساتھ وابستہ ہیں۔ سو خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے دیکھا کہ یہ فتنہ بہت بڑھ گیا ہے اور یہ زمانہ اس فتنہ کے تموج اور طوفان کا زمانہ ہے پس خدا نے اپنے وعدہ کے موافق چاہا کہ اس صلیبی فتنہ کو پارہ پارہ کرے اور اس نے ابتداء سے اپنے نبی مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے یہ خبر دی تھی کہ جس شخص کی ہمت اور دعا اور قوت بیان اور تاثیر کلام اور انفاس کافر کش سے یہ فتنہ فرو ہو گا اسی کا نام اس وقت عیسیٰ اور مسیح موعود ہو گا"

(انجام آتھم صفحہ ۴۶)

آیئے اب ہم ذرا تفصیل سے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن مختلف مراحل سے کسر صلیب کا کام انجام دیا

اوّل۔ وہ اختلافات اندرونی جنہوں نے اسلام کو بدنام کر رکھا تھا اور عیسائیوں کو اسلام کے خلاف بڑا دلیر کر دیا تھا۔ اُن کو آپ نے دلائل نیرّہ سے صاف کر دیا۔

دوم۔ آپ نے عقل و نقل سے مسیحیت کے اصولی عقائد کا بطلان ثابت کیا

سوم۔ آپ نے واقعہ صلیب، وفات مسیح اور قبر مسیح کے متعلق تاریخی تحقیقات کر کے مسیحی مذہب پر وہ کاری ضرب لگائی جس نے اسکو جڑ سے کاٹ کر رکھ دیا۔

چہارم:۔ دعا اور روحانی مقابلوں اور زبردست الٰہی نشانوں کے ذریعہ آپ نے مسیحیت کے مقابل میں اسلام کو غالب کر دکھایا۔

پہلے مرحلے میں حضور علیہ السلام نے اُن بد عقاید کا رد عقلی و نقلی دلائل سے کیا جو مسیح ناصری کے متعلق مسلمانوں میں پیدا ہو چکے تھے اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) مسیح ناصری کے متعلق مسلمانوں کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ خلاف سنت اللہ اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے اور موت سے محفوظ ہیں درآنحالیکہ نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیر خاک مدفون ہیں۔

(۲) یہ عقیدہ کہ مسیح ناصری حقیقی طور پر خلق کیا کرتے تھے۔ چنانچہ کئی پرندے انہی کے پیدا کردہ ہیں نیز یہ کہ وہ حقیقی مردے زندہ کیا کرتے تھے مگر کسی اور نبی کو یہ طاقت نہیں دی گئی۔

۳۔ یہ عقیدہ کہ مسیح ناصری کا وہ بلند پایہ ہے کہ جب دجال کا فتنہ پیدا ہو گا جو بقول مخبر صادق سب فتنوں سے بڑا فتنہ ہے تو ان کے سوا اور کسی شخص میں اس فتنے کے مٹانے کی طاقت نہ ہو گی۔

چوتھے یہ عقیدہ کہ مسیح ناصری کے سوا کوئی نبی مسّ شیطان سے پاک نہیں، نہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی اور۔

یہ وہ خطرناک خیالات ہیں جو مسلمانوں میں مسیح ناصری کے متعلق پیدا ہو گئے تھے اور جنہوں نے مسیحیت کو نہایت درجہ تقویت دے رکھی تھی۔ ظاہر ہے کہ ان خیالات کے ہوتے ہوئے مسلمان مسیحیوں کے ہاتھ میں ایک نہایت آسان شکار تھے چنانچہ عیسائیوں نے کئی لاکھ مسلمان اسی داؤ پیچ سے عیسائی بنائے اور مسلمان بیچارے ان کے آگے گویا بالکل بے دست و پا تھے چنانچہ ایک امریکی پادری W. H. Bethman اپنی کتاب "Bridge to Islam" میں لکھتے ہیں:۔

"Muslims know that Mohammad is dead and they know also that Christ lives. Let us make the most of it"
(Bridge to Islam Page 284)

یعنی مسلمان جانتے ہیں محمد فوت ہو چکے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ یسوع مسیح زندہ ہیں۔ (ہمیں اس عقیدہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے)

دوسرا پہلو جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضور نے مسیحیت کے اصول عقائد کا بطلان ثابت کیا۔ مسیحیت کی بنیاد تین اصول پر ہے

اوّل۔ تثلیث یعنی یہ عقیدہ کہ خدا کے تین اقنوم ہیں۔
(۱) باپ جو عرف میں خدا کہلاتا ہے
(۲) بیٹا یعنی مسیح ناصری جو جامہ انسانیت میں دنیا پر اترا (۳) روح القدس جو بیٹے اور باپ کے درمیان واسطہ ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک یہ تینوں خدا الگ الگ اور مستقل خدا ہیں مگر پھر بھی بزعم مسیحی صاحبان خدا تین نہیں ہیں بلکہ ایک ہی خُدا ہے۔

دوسرا اصل مسیحیت کا الوہیت مسیح ہے یعنی یہ عقیدہ کہ مسیح ناصری جو دنیا میں نازل ہوا وہ گو انسان کے لباس میں اترا تھا مگر دراصل وہ خدا یعنی خدا کا بیٹا تھا اور خدا نے اُسے اس لئے بھیجا تھا کہ وہ اپنی قربانی سے بنی نوع انسان کو گناہ سے نجات دے۔

تیسرا اصولی عقیدہ اس مذہب کا کفارہ ہے یعنی یہ کہ مسیح ناصری نے صلیبی موت جو موسوی شریعت کے مطابق ایک لعنتی موت تھی بنی نوع انسان کے لئے برداشت کی اور اس طرح تمام ان لوگوں کے گناہ جو اس کی صلیبی موت پر ایمان لائے اُس نے اپنے سر اٹھا لئے اور وہ اس لعنت کے بوجھ کے نیچے تین دن تک دبا رہا اس کے بعد وہ زندہ ہو کر پھر پہلے کی طرح اپنے باپ خدا کے دائیں ہاتھ آسمان پر جا بیٹھا

ان اصولی عقائد کے ضمن میں مسیحیوں کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ رحم بلا مبادلہ یعنی توبہ و استغفار سے گناہ معاف کر دینا خدا کی صفت عدل کے خلاف ہے اور یہ کہ انسان کو گناہ کا مادہ آدم و حوا سے ورثہ میں ملا ہے پس کوئی بشر گناہ سے کلیتہً پاک نہیں ہو سکتا اور چونکہ دوسری طرف گناہ معاف نہیں ہوتا لہذا ضروری ہوا کہ نجات کے لئے کسی اور بیرونی چیز کی حاجت پیش آئے اور یہ وہی کفارہ یعنی یعنی مسیح کی صلیبی موت ہے۔ پھر ان کا یہ عقیدہ ہے کہ شریعت ایک لعنت ہے جس سے ہمیں مسیح نے آزاد کر دیا ہے

(باقی)

ہمدردانہ مشورہ — کامیاب علاج
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ زکام
دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ — فون نمبر ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۱۸۸۴

مَیں عبدالعزیز دین ولد بابو عزیز الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ترجمان عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک پلاٹ سکنی دارالنصر ربوہ رقبہ ۱/۲ کنال قیمت اندازاً -/۵۰۰۰ روپے

(۲) ایک پلاٹ سکنی جناح کالونی ایبٹ آباد رقبہ دو کنال قیمت اندازاً -/۱۲۰۰۰ ״

(۳) ایک مکان رہائشی لنڈن میں ہے۔ قیمت اندازاً -/۵۰۰۰ پونڈ

نوٹ:- جائیداد ۲ و ۳ میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ جائیداد ۳ کا -/۲۵۰۰ پونڈ قرض ادا کرنا ہے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ پونڈ ماہوار آمد بصورت ترجمان ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبدالعزیز دین ۴۷۔ انیس ہل۔ روڈ ورتھ لنڈن S.W./8

گواہ شد:- ظہور احمد باجوہ ناظر امور عامہ۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:- بشیر احمد رفیق امام مسجد لنڈن۔

مسل نمبر ۲۱۸۹۷

مَیں چوہدری محمد اسلم ولد چوہدری خدا بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- ایک عدد لینتھ مشین مالیتی -/۲۰۰۰

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:- چوہدری محمد اسلم نزد مسجد کرمانوالی۔ اسلام گنج۔ لاہور۔

گواہ شد:- محمد اکرم ولد چوہدری خدا بخش صاحب 7/1/5 لوہاری منڈی۔ لاہور گواہ شد:- عطاء اللہ ولد اللہ بخش صاحب دوکان نمبر T/146 کوچہ شاہ چن چراغ۔ راولپنڈی

مسل نمبر ۲۱۸۹۸

مَیں امۃ الرشید زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۸ تولے مالیتی -/۴۸۰۰ ״

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- امۃ الرشید زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب نزد مسجد کرمانوالی۔ اسلام گنج۔ لاہور۔ گواہ شد:- محمد اسلم (خاوند موصیہ) نزد مسجد کرمانوالی۔ اسلام گنج۔ لاہور۔ گواہ شد:- عطاء اللہ ولد اللہ بخش مکان F/513 بھابڑا خانہ۔ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۱۹۰۹

مَیں محمد اشرف ولد رحمت اللہ صاحب قوم سٹل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ جو اس وقت -/۵ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- محمد اشرف ولد رحمت اللہ صاحب C/O احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ۔ گواہ شد:- چوہدری فرزند علی صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد:- رشید ایاز ولد مختار احمد صاحب ایاز رحمت بازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۱۰

مَیں مسعود الحسن سقفی ولد محمد صدیق صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ جو اس وقت -/۵ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- مسعود الحسن سقفی دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:- خواجہ صفی الدین قمر ولد مولوی قمر الدین صاحب کوارٹر نمبر ۶۸ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد:- خواجہ مقبول احمد بٹ ولد خواجہ منظور احمد بٹ صاحب جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۱۱

مَیں ریشم بی بی زوجہ مرزا محمد صادق صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۸۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۳۱ حسب وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے

۲- زیور طلائی وزن ۸ تولے مالیتی -/۴۰۰۰ ״

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- ریشم بی بی زوجہ مرزا محمد صادق صاحب مکان ۶/۴ معرفت آصف کول ایجنسی کوئٹہ۔ گواہ شد:- مرزا محمد صادق وصیت ۱۲۵۷ (خاوند موصیہ) کوئٹہ۔ گواہ شد:- مرزا محمد آصف (پسر موصیہ) کوئٹہ

مسل نمبر ۲۱۹۱۲

مَیں ممتاز بیگم زوجہ حکیم سید عبدالرزاق صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- ممتاز بیگم زوجہ حکیم سید عبدالرزاق صاحب مکان ۱/۱۰ دارالرحمت غربی نزد غلہ منڈی ربوہ۔ گواہ شد:- حکیم عبدالواحد کارکن مقامی اصلاح وارشاد ربوہ۔ گواہ شد:- عزیز الرحمن منگلا ولد غلام محمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔

اعلان نکاح

محترم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور و قائد خدام الاحمدیہ ملتان ڈویژن نے ازراہ شفقت عزیزہ بلقیس بیگم بنت محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری زراعت جماعت احمدیہ راجن پور کے نکاح کا اعلان مکرم محمد حسین صاحب ابن مکرم سلطان محمد صاحب سکنہ خانپور کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے مہر معجل پر مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز جمعہ بمقام راجن پور فرمایا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور ثمرات حسنہ کا حامل بنائے۔ آمین

(میاں افضال احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ملتان ڈویژن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ مصلح موعود کی تقریب — (بقیہ صفحہ اوّل)

بتایا گیا تھا کہ یہ اولوالعزم پسر موعود عمر پانے والا ہوگا، دینِ اسلام اور کلام اللہ کا مرتبہ دُنیا پر ظاہر فرمائے گا اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں اپنے عظیم الشان کارناموں کی وجہ سے زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ حضور علیہ السلام نے یہ پیشگوئی الہامی الفاظ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ شائع فرمائی جو بحمد اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والاصفات میں بہ تمام و کمال پوری ہوئی۔

دورانِ تقریر مولانا صاحب نے واضح کیا کہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہامی الفاظ میں مصلح موعود کی ۵۲ صفات یا علامتیں بیان کی گئی ہیں جو سب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والاصفات میں پوری ہوئیں۔ ان علامات میں سے انہوں نے محکمات میں سے دو علامتوں اور متشابہات میں سے ایک خاص علامت کا حضرت المصلح الموعودؓ کی ذات میں پورا ہونا تفصیل سے واضح کرکے بتایا کہ ان علامات سے بالبداہت ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت المصلح الموعودؓ ہی اس عظیم الشان پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں۔ اوّل یہ کہ آپ مقررہ میعاد کے اندر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے، دوسرے یہ کہ آپ حسبِ پیشگوئی عمر پانے والے ثابت ہوئے۔ اِن دو علامتوں کی رُو سے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ ہی کو اس پیشگوئی کا مصداق سمجھتے تھے، تیسرے حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے سے آپ ہی تین (بھائیوں) کو چار کرنے والے ہیں۔

مصلح موعود کے موعودہ اوصاف

بعد ازاں محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "پیشگوئی میں بیان کردہ مصلح موعود کے اوصاف" پر تقریر کی۔ آپ نے ۵۲ علامات میں سے جن چار علامات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ان میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (۱) سخت ذہین و فہیم ہونا (۲) جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہونا (۳) علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونا (۴) حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل ہونا شامل تھا۔ محترم مولوی صاحب موصوف نے ان چار صفات سے تعلق رکھنے والے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ کے نہایت ہی ایمان افروز واقعات اور آپ کے محیر العقول کارنامے بہت رُوح پرور انداز میں بیان فرمائے۔

غلبۂ اسلام کے لئے ہمہ گیر جدّوجہد

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "غلبۂ اسلام کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی جدّوجہد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعود کی رُو سے پسرِ موعود نے نہ صرف عمر پانے والا ہونا تھا بلکہ اولوالعزمی کے آئینہ دار عدیم النظیر کارناموں کے ذریعہ دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی راہ کو بھی پوری ظفرمندی سے ہمکنار کر دکھانا تھا۔ آپ نے بتایا کہ غلبۂ اسلام کی راہ کو ہموار کرنے کے لئے دلی لگن، للّٰہیت، مجنونانہ جدّوجہد اور عرشِ الٰہی کو ہلانے والی پُر درد و پُرسوز مقبول دعاؤں کی ضرورت تھی۔ یہ سب صفات حضرت مصلح موعودؓ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی گئی تھیں لیکن غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کے لئے خود حضرت مصلح موعودؓ کا ان صفات سے متصف ہونا ہی کافی نہیں تھا بلکہ ضرورت اِس امر کی تھی کہ حسبِ استعداد ہر فرد جماعت بھی ان صفات سے حصّہ لے کر غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے روبراہ آنے میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے غلبۂ اسلام کے ضمن میں جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا اس کا ایک نمایاں اور امتیازی پہلو یہ ہے کہ آپ نے افرادِ جماعت کو بھی ان اوصاف سے حسبِ استعداد متصف کر دکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کی خاطر جماعت سے مال، جان اور وقت کی قربانی مانگتے چلے گئے اور جماعت عجب والہانہ انداز میں لبیک کہتی اور اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کرتی چلی گئی۔ آپ کی ولادت بھی غلبۂ اسلام کے لئے ظہور میں آئی اور آپ کی زندگی کا ہر سانس غلبۂ اسلام کے لئے ہی وقف رہا اور آپ کی موت بھی آپ کے ذریعہ ظاہر ہونے والے غلبۂ اسلام کو دُنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنی اور دُنیا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ آپ اِس حال میں اِس دُنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ کی ہمہ گیر و عدیم النظیر جدّوجہد کے نتیجہ میں مشرق و مغرب کی متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کے ذریعہ قرآن کا پیغام اقوامِ عالم تک پہنچ چکا ہے، مختلف ممالک میں ۱۳۶ تبلیغی مشنوں اور جماعتوں کا قیام عمل میں آچکا ہے، ۳۵۳ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں، ۴۷ سکول اور کالج کھل چکے ہیں، ایک درجن کے قریب ہسپتال قائم ہو چکے ہیں، دُنیا کے مختلف حصّوں سے مختلف زبانوں میں ۲۹ اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔ الغرض آپ نے انتہائی وسیع پیمانہ پر محیر العقول جدّوجہد کا آغاز کرکے غلبۂ اسلام کی راہ اِس شان سے ہموار کر دکھائی کہ اپنے اور پرائے سب عش عش کر اٹھے۔

مصلح موعود اور خدمتِ قرآن

آخر میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے "مصلح موعود اور خدمتِ قرآن" کے موضوع پر وجد آفریں انداز میں تقریر کی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمتِ قرآن کا بے پناہ جذبہ عطا کیا گیا تھا۔ خدائے علیم نے قرآنی علوم و معارف اِس کثرت سے آپ کے دل میں القا کئے اور پھر آپ نے علوم و معارف کے ان خزانوں کو اِس فراخدلی سے تقسیم کیا کہ سب کے دامنِ استعداد پُر ہو ہو گئے اور وہ قرآنی علوم و معارف سے مالا مال ہو کر فرطِ مسرّت سے جھوم اُٹھے۔ ہزارہا صفحات پر مشتمل آپ کی رقم فرمودہ تفسیرِ قرآن، علوم و معارفِ قرآنی سے پُر خطبات و تقاریر اور دیگر گراں مایہ سینکڑوں تصانیف کے ذریعہ حسبِ پیشگوئی دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اِس شان سے ظاہر ہوا کہ اقوامِ عالم کے بڑے بڑے دانشوروں کو بھی عظمتِ قرآن کا اعتراف کرتے ہی بن پڑی۔ اِس طرح دُنیا بھر میں انسانی مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں قرآنی تعلیم سے استفادہ کی راہیں کھُل گئیں۔ اِس کے ثبوت میں محترم شیخ صاحب موصوف نے بعض معروف دانشوروں کے تأثرات اور آراء پڑھ کر سنائیں۔

جلسہ کے دوران مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریکِ جدید نے اپنی ایک نظم "بیادِ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ" اور مکرم مغفور احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پُر معارف نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد صدرِ جلسہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اِس طرح یہ بابرکت جلسہ جو صبح نو بجے شروع ہوا تھا سوا گیارہ بجے کے قریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر کامیابی اور خیرو خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

فرش للرحمان ربوہ کے زیرِ انتظام چوتھا سالانہ ٹورنامنٹ شروع ہو گیا

جناب مرزا انور علی صاحب ایس پی جھنگ نے ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا

ربوہ ۲۱ فروری۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے فرش للرحمان ربوہ کے زیرِ انتظام چوتھا سالانہ ٹورنامنٹ آج بعد نماز جمعہ سوا تین بجے بعد دوپہر شروع ہو گیا۔ ٹورنامنٹ کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعد ازاں عبدالرزاق صاحب مہتمم صحتِ جسمانی نے مختصر رپورٹ پڑھی جس میں آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس ٹورنامنٹ میں چار صد گھوڑوں کی شمولیت کے ٹارگٹ کا ارشاد فرمایا تھا۔ گزشتہ سال اِس ٹورنامنٹ میں ۷۰ گھوڑے شریک ہوئے جبکہ اِس سال ایک سو چالیس گھوڑے شریک ہو رہے ہیں اور مزید گھوڑوں کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ جس ضلع سے آئندہ سال ستر یا ستّر سے زائد گھوڑوں کی شمولیت ہوگی اسے ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائیگا نیز اسی سال سے نیزہ بازی میں اوّل آنیوالے کو سونے کا تمغہ اور اس کے بعد پانچ سواروں کو چاندی کا تمغہ دیا جایا کرے گا۔

رپورٹ کے بعد جناب مرزا انور علی صاحب ایس پی جھنگ نے اِس ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ آپ نے اپنے مختصر خطاب میں اہلِ ربوہ کے اِسی شوق کو سراہا۔ آپ نے فرمایا کہ ٹورنامنٹ کے شاندار انتظامات سے وہ بہت متأثر ہوئے ہیں۔

آج ۶۶۰ گز کی دوڑ اور نیزہ بازی کے ابتدائی مقابلے ہوئے۔ یہ مقابلے چھ بجے شام تک جاری رہے۔

اسی دوران ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ۴½ بجے بعد دوپہر تشریف لے آئے اور آخر وقت تک رونق افروز رہے۔

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

ضروری سمجھتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ گھوڑ دوڑ کے ٹورنامنٹ کا ذکر کرتے ہوئے جو آج سے شروع ہو رہا ہے حضور نے فرمایا یہ میلہ نہیں ہے بلکہ اُس پیار کی عاجزانہ نمائش ہے جو اپنے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمارے دلوں میں ہے۔ ہم نے تو وہ معاشرہ پیدا کرنا ہے جس کے ہر پہلو میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کی جھلک نظر آئے۔

گمشدہ گھڑی

ایک کلائی کی گھڑی مسجد سے ملی ہے جس کسی کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے لے لیں۔

ملک بشارت احمد

۱۷/۱ دار الرحمت غربی ربوہ